الف اعلان
Alif Ailaan

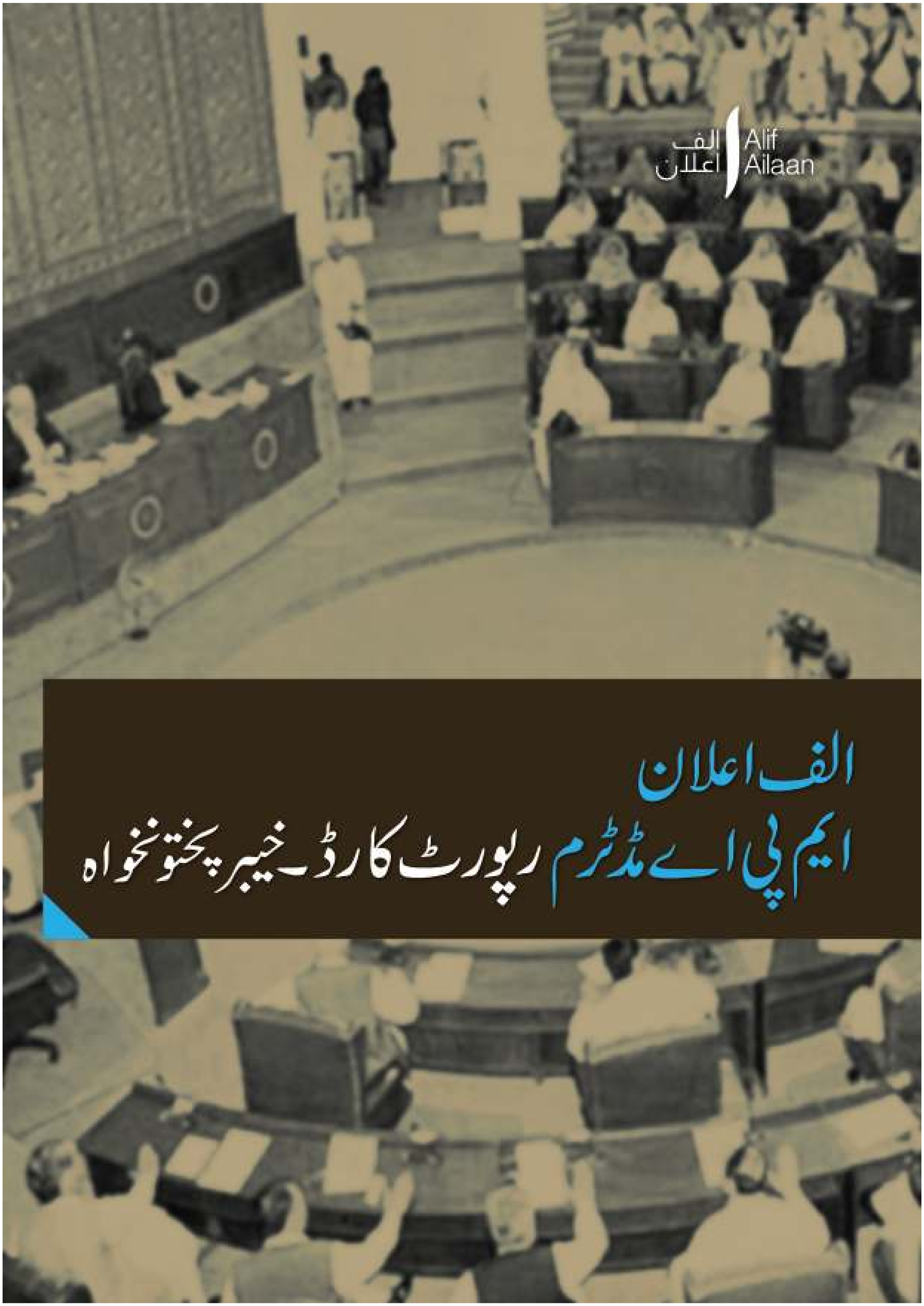

الف اعلان
ایم پی اے مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ خیبر پختونخواہ

الف اعلان ایم پی اے مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ خیبر پختونخواہ

11 مئی 2011 سے 11 نومبر 2015 تک

11 نومبر، 2015 کو پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی نے اپنا آدھا سفر طے کر لیا ہے۔ الف اعلان نے 2013 کے الیکشن سے لے کر اب تک تعلیم کے چار شعبوں کو معیار بناتے ہوئے تمام ممبران قومی اسمبلی اور ممبران صوبائی اسمبلی کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر تمام اسمبلیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں

یہ دستاویز خیبر پختونخواہ کے ممبران صوبائی اسمبلی کے رپورٹ کارڈز پر مشتمل ہیں۔

ممبران صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کس پیمانے پر کی گئی؟

مندرجہ ذیل چار پیمانوں پر ممبران صوبائی اسمبلی کی درجہ بندی کی گئی

1: اسکولوں میں دستیاب سہولیات کے ذریعے (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو ملے جن حلقوں کے اسکولوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد بنیادی سہولیات جیسے چار دیواری، بجلی، پینے کے پانی اور لیٹرین کی دستیابی میں بہتری دیکھنی میں آئی)۔

2: صنفی مساوات کے لحاظ سے (اسکول میں داخل لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے تناسب یا لڑکیوں کے مقابلے میں لڑکوں کے تناسب کو صنفی مساوات کا نام دیا گیا۔ سب سے بہتر گریڈز اس حلقے کو دیے گئے جس نے 2013 کے الیکشن سے اب تک صنفی مساوات میں بہتری دکھائی ہے)۔

3: طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کا تناسب (سب سے بہتر گریڈز ان حلقوں کو دیے گئے جن میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے طالبعلموں کے مقابلے میں اساتذہ کا تناسب بہتر ہوا ہے)۔

4: جماعت دوم اور چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح (ایسے حلقے جن میں 2013 کے بعد جماعت دوم سے چہارم کے درمیان تکمیل کی شرح میں اضافہ ہوا ہے بہتر گریڈز حاصل کرنے میں کامیاب رہے)۔

اعداد و شمار کی حد بندیاں

تعلیم کے دستیاب سرکاری اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے یہ گریڈز مقرر کیے گئے ہیں۔ گریڈز دینے کا یہ عمل غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ ان گریڈز کے لیے تعلیم کے ان چار شعبوں کو منتخب کیا گیا جن میں حکومت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اچھے نتائج حاصل کر سکتی ہے۔ ان میں اسکولوں کی عمارت، لڑکے اور لڑکیوں، دونوں کے لیے تعلیم کے برابر مواقع، طالب علموں کو پڑھانے کے لیے اساتذہ کی دستیابی اور تعلیمی نظام کی طالب علموں کو پرائمری تک تعلیم مکمل کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ یہ گریڈز کسی انتخابی حلقے میں تعلیم کی مکمل صورتحال پیش نہیں کرتے بلکہ یہ صرف 2013 کے الیکشن کے بعد ہر حلقے میں ہونے والی قابل ذکر تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ آخر میں، حلقے کی سطح پر تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار صرف 2014 تک ہی میسر ہیں اس لیے یہ گریڈز رواں سال میں تعلیمی صورتحال میں رونما ہونے والی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتے۔

ایک ممبر صوبائی اسمبلی کے گریڈز کو کس طرح دیکھنا چاہیے؟

ہر ممبران صوبائی اسمبلی نے اسکولوں میں دستیاب سہولیات، صنفی مساوات، طالبعلموں کے لحاظ سے اساتذہ کی شرح اور تکمیل کی شرح کے لحاظ سے گریڈز حاصل کیے ہیں۔ یہ گریڈز کسی ایک حلقے میں 2013 کے الیکشن کے بعد تمام سرکاری اسکولوں میں ہونے والی تبدیلی کی مقدار کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ گریڈز عام تقسیم کی بنیاد پر مقرر کئے گئے ہیں۔ سب سے بڑا گریڈ A228 جبکہ سب سے کم گریڈ E ہے۔

کم گریڈ کا یہ مطلب نہیں کہ اس سیاسی حلقے کی تعلیمی صورتحال خراب رہی ہے نہ ہی بہتر گریڈ کا یہ مطلب ہے کہ وہ حلقہ دوسرے حلقوں سے بہتر ہو چکا ہے۔ یہ درجہ بندی سیاسی حلقے میں پچھلے ڈھائی سالوں میں بہتری آنے کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ کم گریڈ کا یہ مطلب ضرور ہو سکتا ہے کہ تعلیمی صورتحال میں بہتری کے لیے مزید کوششیں کی جاسکتی تھیں اور بہتر گریڈ کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے ڈھائی سالوں میں اس حلقے میں تعلیم کی بہتری کے لیے سنجیدہ کوششیں کی گئی ہیں۔

ممبر صوبائی اسمبلی مڈٹرم رپورٹ کارڈ۔ خیبر پختونخواہ کے اہم نکات

رپورٹ کارڈ کے مطابق خیبر پختونخواہ اسمبلی کے کل 99 ممبران میں سے صرف تین ممبران (جن میں سے دو کا تعلق پاکستان تحریکِ انصاف اور ایک کا پاکستان مسلم لیگ۔ن سے ہے) کے حلقوں میں 2013 کے الیکشن کے بعد سے قابل ذکر بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ وزیرِاعلیٰ خیبر پختونخواہ کے انتخابی حلقے پی کے۔13 (نوشہرہ۔2) نے B گریڈ حاصل کیا ہے۔ تعلیم کے چار شعبوں کو معیار بناتے ہوئے جو طریقہ ہم نے اپنایا ہے اس سے صوبے کے باقی تمام ایم پی ایز نے B یا C گریڈ حاصل کیا ہے۔

خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی مجموعی طور پر B گریڈ حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے اعتبار سے بہتری دکھانے والے تمام حلقوں کا تعلق ہزارہ (ہری پور اور مانسہرہ) یا مالاکنڈ (سوات اور شانگلہ) ڈویژن سے ہے۔ ضلع بنوں کے چاروں انتخابی حلقوں نے اسکولوں میں سہولیات کے شعبے میں E گریڈ لیا ہے۔ وزیرِاعلیٰ پرویز خٹک (پی کے۔13 نوشہرہ) کے حلقے کو C گریڈ ملا ہے جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھنے والے قائدِ حزبِ اختلاف نے B گریڈ حاصل کیا ہے۔ مردان سے تعلق رکھنے والے وزیرِ تعلیم کے حلقے نے C گریڈ حاصل کیا ہے جبکہ چارسدہ سے تعلق رکھنے والے قومی وطن پارٹی کے قائد اور وزیرِ آبپاشی، سوشل ویلفیئر اور سپیشل ایجوکیشن کا حلقہ C گریڈ کا حقدار ٹھہرا۔ بونیر سے تعلق رکھنے والے عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما اور سابق وزیرِ تعلیم کے حلقے نے B گریڈ حاصل کیا۔

تکمیل کی شرح

یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ اس شعبے میں A گریڈ حاصل کرنے والے تمام حلقوں کا تعلق بونیر اور سوات کے اضلاع سے ہے۔ سوات کے تمام سات حلقوں نے A+ گریڈ حاصل کیا ہے جبکہ بونیر کے تین میں سے دو حلقوں کو A گریڈ ملا ہے۔ اس شعبے میں سب سے خراب کارکردگی ڈیرہ اسماعیل خان نے دکھائی جس کے دونوں حلقوں نے اس شعبے میں D گریڈ لیا ہے اور ان دو حلقوں میں سے ایک حلقے کے نمائندے پی ٹی آئی کے سابق وزیرِ زراعت اکرام اللہ گنڈاپور

ہیں۔ صوبے کا وہ ضلع جس نے تعلیم کے باقی تمام شعبوں میں بہتر کارکردگی دکھائی ہے تکمیل کی شرح میں پیچھے نظر آتا ہے۔ تکمیل کی شرح میں ہری پور کے تمام حلقے صرف C گریڈ ہی حاصل کر پائے۔

صنفی مساوات

صنفی مساوات میں سب سے بہتر کارکردگی جمیعت علماء اسلام کے ضلع تورغر کے ایم پی اے زرین گل خان کے حلقے دکھائی اور اس وجہ سے ان کے حلقے کو A+ گریڈ حاصل ہوا۔ صنفی مساوات میں بہتری کے حوالے سے چارسدہ اور نوشہرہ اور آگے رہے اور ان اضلاع بالترتیب تین اور چار حلقوں نے A گریڈ حاصل کئے ہیں۔ جن دو حلقوں نے صنفی مساوات میں E گریڈ حاصل کیا ہے وہ PK-59 (بٹہ گرام) اور PK-95 (لوئر دیر) ہیں۔ سوات کے چار اور بونیر کے تینوں حلقے صرف D گریڈ حاصل کر سکے جس سے ان اضلاع کے اسکولوں میں صنفی مساوات کی ابتری کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان حلقوں میں عوامی نیشنل پارٹی سے تعلق رکھنے والے سابق وزیرِ تعلیم سردار حسین بابک کا حلقہ (PK-77، بونیر-1) بھی شامل ہے۔

اساتذہ اور طالب علموں کا تناسب

اساتذہ اور طالب علموں کا تناسب میں خیبر پختونخواہ کے شمالی اور جنوبی دونوں حصوں میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب کے لحاظ سے کوہستان اور ڈیرا اسماعیل خان میں سب سے زیادہ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ بونیر کے تین حلقوں نے اس شعبے میں A گریڈ حاصل کیا ہے جبکہ ضلع سوات کے حلقے اس لحاظ سے سب سے خراب کارکردگی دکھانے والے حلقوں میں شامل ہے جن میں سے دو حلقوں کو E گریڈ ملا ہے۔ پشاور کے دو اور نوشہرہ کے ایک حلقے کو اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں D گریڈ ملا ہے۔ ایک قابل ذکر بہتری مردان سے تعلق رکھنے والے خیبر پختونخواہ کے وزیرِ تعلیم محمد عاطف کے انتخابی حلقے PK-30 (مردان-8) میں دیکھنے میں آئی جس کو B گریڈ ملا جبکہ مجموعی طور پر مردان کے آٹھ میں سے چھ حلقے C گریڈ ہی حاصل کر پائے۔ مجموعی طور پر خیبر پختونخواہ کے 52 فیصد حلقوں نے B یا اس سے بہتر گریڈ حاصل کیا جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صوبے میں اساتذہ اور طالب علموں کا تناسب بہتر ہوا ہے۔

بہتری کے خواہاں ممبران صوبائی اسمبلی کے لیے تجاویز

خیبر پختونخواہ کے ہر ممبر صوبائی اسمبلی کی کارکردگی اوسط سے بھی کم رہی ہے حتٰی کہ A گریڈ حاصل کرنے والے ایم پی ایز بھی اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں نہیں پڑھانا چاہیں گے۔ اس رپورٹ کارڈ میں گریڈز دینے کے لیے سرکاری اسکولوں کی صورتحال کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔
اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف اسکولوں کی مجموعی صورتحال میں بہتری کی سخت ضرورت ہے بلکہ صوبے میں تعلیم کی بہتری کے لیے ایم پی ایز کو بھی تعلیم کو وقت دینا ہوگا۔ سب سے پہلا اور اہم کام جو خیبر پختونخواہ کے ممبر صوبائی اسمبلی کر سکتے ہیں وہ اسمبلی سے مفت اور لازمی تعلیم کا قانون (رائٹ ٹو فری اینڈ کمپلسری ایجوکیشن ایکٹ) پاس کروانا ہے۔ خیبر پختونخواہ وہ واحد صوبہ ہے جس نے 2010 میں آٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد سے اب تک یہ قانون پاس نہیں کیا۔ اس ایکٹ کے پاس ہونے بعد ممبر صوبائی اسمبلی اس کے قواعد و ضوابط بنانے میں بھی اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایم پی ایز بہتر رپورٹنگ، شفافیت اور اعداد و شمار کو جمع کرنے کے حوالے سے حکومتی کردار میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ اعداد و شمار جمع کرنا ایک

بہت مشکل مشق ہے جس کی ذمہ داری حکومت کو خود لینی چاہیے۔ حکومت کو تعلیمی معیار اور سیکھنے کے معیار کے نتائج کے اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ دوسرے تعلیمی اعداد و شمار کے جمع کرنے کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اپنا کردار کرنا چاہیے۔ آئی ایم یو (انڈیپنڈنٹ مانیٹرنگ یونٹ) کی طرف سے جمع کیے گئے اعداد و شمار تک ہر کسی کی رسائی ہونی چاہیے اور ایم پی ایز کو بھی اپنے حلقے کے اعداد و شمار تک آسانی سے رسائی ہونی چاہیے تاکہ وہ ان اعداد و شمار کی بنیاد پر بہتری لانے کے لیے کوششیں کر سکیں۔

اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بہتر بنا کر تمام ایم پی ایز اپنا گریڈ بہتر کر سکتے ہیں۔ خیبر پختونخواہ حکومت نے ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے مختلف منصوبوں کے لیے 16 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ ایم پی ایز کو نہ صرف ان فنڈز کے بہتر استعمال میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے بلکہ ان کو یہ بھی یقینی بنانا ہے کہ صوبائی اسمبلی بھی اس حوالے سے اپنا فعال کردار ادا کرے۔

اساتذہ کے سیاسی بنیادوں پر تبادلے اور تقرریوں کی بجائے ضرورت کے مطابق اساتذہ کی تعیناتی سے اساتذہ اور طالب علموں کے تناسب میں بہتری آسکتی ہے اور اس حوالے سے بھی ایم پی ایز اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے بہتری لا سکتے ہیں۔ اسکولوں کی ضروریات کی بنیاد پر اساتذہ کی بھرتی خیبر پختونخواہ حکومت کا ایک احسن قدم اور ایم پی ایز کو اساتذہ کی بھرتی اور تقرریوں کے حوالے بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

ممبر صوبائی اسمبلی لڑکیوں کے اسکول داخل ہونے کی حوصلہ افزائی کر کے اور اسکولوں میں جسمانی سزاؤں کو روکنے میں مدد کر کے صنفی مساوات اور تکمیل کی شرح میں اضافہ کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ لڑکیوں کو وظیفہ دینے کی پالیسی کے مڈل اور سکینڈری سطح پر لڑکیوں کے داخلے کی شرح پر اثرات جائزہ بھی لیا جانا چاہیے تاکہ اس پالیسی میں مقامی حالات کے مطابق بہتری لائے جا سکے

ممبرانِ صوبائی اسمبلی کا حتمی رپورٹ کارڈ 2018 میں شائع کیا جائے گا جب عام انتخابات ہو رہے ہوں گے۔ الف اعلان مہم امید کرتی ہے کہ اس وقت ووٹرز تمام منتخب نمائندوں کا احتساب کریں گے۔

الف اعلان Alif Ailaan

alifailaan.pk I @alifailaan I facebook.com/alifailaan